رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ
الفضل قادیان بٹالہ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
غلام احمد قادیانی
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

THE ALFAZL
QADIAN

المدیر
محمود قاضی ظہور الدین اکمل
معاون ایڈیٹر
حافظ جمال احمد

اخبار
ہفتہ میں تین بار
فی پرچہ تین پیسے
قادیان

الفضل

قیمت سالانہ پیشگی
ششماہی للعہ
سہ ماہی عار
بیرون ہند

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء) میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹۷ | مورخہ ۵ مارچ ۱۹۲۵ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۹ شعبان ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

صاحبزادہ منور احمد صاحب کو بخار آتا تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اپنے اہل و عیال کو قادیان پہنچانے کے لئے آج ۳ مارچ ۳ بجے تشریف لائے۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بھی تین چار یوم پھیرو چیچی رہے۔ اور آج حضور کے ہمراہ واپس آگئے۔

ٹیریٹوریل میں جو احمدی جوان شامل ہوئے تھے وہ ٹریننگ کی میعاد ختم کر کے جالندھر سے واپس آگئے ہیں۔ منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر بھی تشریف لے آئے ہیں۔ ۱۰ مارچ کو چارج لینگے۔ ابھی ان کی رخصت باقی ہے۔ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جالندھر سے حاجی پور تشریف لے گئے۔

نواب محمد علی خان صاحب مع اہل و عیال لاہور تشریف فرما ہیں۔

مولوی مبارک علی صاحب کو مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء نے ٹی پارٹی دی۔

ہمیں شہیدان کابل کی نعشیں تو دیدی جائیں،
جو پتھروں کے ڈھیر کے نیچے بے گور و کفن پڑی ہیں

مندرجہ ذیل تار پریس کو ناظر صاحب امور عامہ نے بھجوایا ہے :-

احمدیوں کے تینوں شہداء کی لاشیں ابھی تک پتھروں کے ڈھیروں کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کے بوڑھے والد نے حکومت افغانستان سے درخواست کی تھی۔ کہ مجھے اپنے شہید بیٹے کی لاش کو اسلامی طریق پر کفن دفن کرنے کی اجازت دیں۔ لیکن یہ جائز درخواست اس غمگین بوڑھے کی نامنظور کی گئی۔ یہ حد درجے کی ظالمانہ بات ہے کہ

اب دو اور لاشیں شامل کر کے ان تینوں شہداء (جو نہایت بے رحمی سے محض مذہبی اختلاف کی بناء پر کابل میں پتھر مار مار کر ذبح کر دئے گئے ہیں) کو دفن کرنے تک کی بھی اجازت نہ دی جائے۔

امام جماعت احمدیہ حکومت افغانستان کے پاس اس امر کے لئے اپنے چند نمائندے بھیجنا چاہتے ہیں۔ جو اپنے تینوں شہداء کی نعشیں لینے کی اجازت لیکر انکو عزت کے ساتھ دفن کریں۔

(ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان)

ایک لاکھ والی تحریک

(۱)

جماعت احمدیہ کراچی کی فہرست میرے پاس پہنچی ہے۔ جوکہ مکرمی شیخ نیاز محمد صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی نے مرتب کرکے ارسال فرمائی ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ جو احباب جلسہ میں حاضر تھے سب کے سب نے اس تحریک میں اپنی حیثیتوں اور کارکنان کی توقعات سے بہت بڑھکر وعدے لکھوائے ہیں۔ چونکہ احباب نے اپنی طاقت سے بڑھکر وعدے لکھوائے۔ لہذا فہرست شائع کی جاتی ہے۔

اپنی حیثیت سے بڑھکر دینے والے

نام	رقم
شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس	۳۵۰ روپے
قاضی فضل حق صاحب	۲۵۰ "
ڈاکٹر حاجی خان صاحب	۲۳۰ "
حاجی مولوی عبد الحکیم صاحب	۱۸۰ روپے اور قالین عدد کمبل یک ترکی [illegible]
سر فیض محمد صاحب	۱۵۰ روپے
بابو عبد الرزاق صاحب	۱۵۰ "
میاں الٰہی بخش صاحب	۱۲۵ "
مرزا عبد العزیز صاحب	۱۰۰ "
منشی عبد الحکیم صاحب	۹۰ "
میاں غلام حسین صاحب فٹر	۸۰ "
سید رحمت علی شاہ صاحب	۸/- ۸۰ "
بابو محمد یوسف خان صاحب	۷۵ "
منشی محمد عبد اللہ صاحب	۷۵ "
میاں محمد رمضان صاحب	۶۰ "
ڈاکٹر محمد بخش صاحب	۶۰ "
مولوی محمد نواز خان صاحب	۶۰ "
بابو محمد حسن خان صاحب	۶۰ "
مسٹر رفیع الزمان خان صاحب	۵۴ روپے اور اثاث البیت کے کچھ اشیاء
میاں سراج الدین صاحب	۵۰ روپے
بابو مبارک احمد صاحب	۴۵ "
مرزا عبد الحکیم بیگ صاحب	۳۱ "
میاں ایوب خان صاحب	۲۵ "
شیخ عبد الحکیم صاحب	۲ روپے اور ایک الماری
میزان	۸/- ۲۳۸۲ روپے

اسکے ساتھ ہی عورتوں کا بھی اجلاس ہوا۔ جسمیں زیور اور پارچات اور برتن جمع ہوئے۔

عبد المغنی ناظر بیت المال قادیان

(۲)

مرکز کی ضرورت کو مقدم کرو

مکرمی بابو عبد الرحمان صاحب کلرک رسالپور متعلق جماعت نوشہرہ لکھتے ہیں کہ:-

میں اپنے حالات کے ماتحت تین ماہ کے عرصہ سے قبل نہ دے سکتا تھا۔ مگر میرے دل میں جوش پیدا ہوا۔ کہ ہمیں مرکز کی ضروریات کو مقدم کرنا ضروری ہے۔ اسواسطے میں کوشش میں رہا۔ خدا کا فضل ہو کر میں اس میں کامیاب ہوگیا۔ لہذا آج اپنی ایک ماہ کی آمدنی مبلغ ۹۰ روپے بذریعہ بیمہ ارسال کر رہا ہوں۔ میں نے اپنی بیوی سے تحریک کی۔ اس نے تحریک سنتے ہی پازیب قیمتی ۳۲ روپے اُتار کر دیدیں۔ جو بذریعہ جماعت نوشہرہ اس خیال سے کہ وہاں عورتوں میں تحریک ہو۔ ارسال کی جاویگی۔

اسمیں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ تحریک حقیقت میں یکمشت ہی کی فرمائی ہے۔ تین اقساط میں لینے کی شرط صرف کمزور احباب کیلئے ہے۔ پس جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ سوائے کمزور احباب کے باقی سب سے یکمشت ہی وصول کرکے ارسال فرمادیں۔ اور یاد رہے کہ چندہ ماہواری پر اس کا اثر نہ پڑے۔ اور نہ ہی چندہ عام کے ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک دفتر ناظر بیت المال قادیان میں پہنچانے کی دیر کی جائے۔ جیساکہ تحریک کے کامیاب بنانے اور چندہ ماہواری کے باقاعدہ ارسال کرنے کی پُر زور درخواست بذریعہ خطوط وغیرہ دفتر سے کی جارہی ہے۔ عبد المغنی۔ ناظر بیت المال قادیان

(۳)

مکرمی منشی محمد فضل الٰہی صاحب نقل نویس سیالکوٹ سے لکھتے ہیں:-

"حضور کا خادم تحریک ایک لاکھ سنکر بہت خوش ہوا ہے کہ شکر ہے۔ خدائے لایزال کا کہ ہمیں اب پھر خدمت دین کا موقع ملا ہے"

ماہواری چندہ تو ہمارا ایک ایسا فرض ہوگیا ہے کہ جو بوجھ نہیں۔ بلکہ روزانہ غذا کی طرح بلکہ ضروری ضروریات سے بھی بڑھکر ہے۔ حقیقی معنوں میں تو چندہ عام ایسی قسم کے چندہ جات سے ہی نہیں۔ آپ دعا فرماویں کہ خدائے پاک اس قربانی کو احسن طریق سے پورا کرنے کی توفیق دے"۔ عبد المغنی

(۴)

احباب کا قرض لیکر پورا کرنا

مکرمی بابو محمد امیر صاحب شہر فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں:-

"خاکسار کی تنخواہ مبلغ ۱۲۵ روپیہ ماہوار ہے۔ عیالداری کے سبب سے گذارہ بہت تنگی کے ساتھ چلتا ہے۔ حضور کی طرف سے ایک لاکھ چندہ خاص کی تحریک یہاں پہنچنے سے پیشتر خاکسار نے مبلغ ساٹھ روپیہ کہیں سے قرض لے کر اسما نذریں دئے تھے۔ بعدہٗ حضور کی تحریک سے معلوم ہوا۔ کہ ایک ماہ کی سالم آمدنی کا مطالبہ ہے۔ لہذا ارادہ ہے کہ باقی ۶۵ روپیہ کی رقم بھی فی الحال کہیں سے قرض لیکر ادا کردوں انشاء اللہ تعالیٰ۔ بعدہٗ اللہ نے توفیق دی۔ تو قرض کو آہستہ آہستہ اتارتا رہوں گا"۔ عبد المغنی۔ ناظر بیت المال قادیان

اخبار احمدیہ

اعلان رشتہ وغیرہ اُمور کے لئے کسی دوست کی واقعی آمدنی معلوم کرنے کی ضرورت ہو۔ تو گوجرات میں مقامی انجمن کے سکرٹری سے دریافت ہو (عبد الغفور تاجر کتب)

جلسہ سالانہ منٹگمری پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ سالانہ احمدیہ منٹگمری ۹، ۱۰، ۱۱ مارچ کو ہوگا۔

درخواستہائے دعا (۱) محمد قاصد اور محمد غلام قدوس امتحان میٹرک میں شامل ہونگے۔ دعا کامیابی کی جائے۔ (محمد طیب اللہ بھرتپور)

(۲) افغانستان کے احمدیوں کی نسبت کہ امیر کابل کے ظلم سے محفوظ رہیں۔ (عبد اللہ جھگڑیا)

(۳) حاجی مراد بخش صاحب کریام ۱۲ فروری فوت ہوئے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ (حاجی غلام احمد)

(۴) میں امتحان انٹرنیس کا دوں گا۔ دعا کامیابی (امیر عالم احمدی)

(۵) میرا جوان لڑکا کاریگر چھ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔ (مستری مہر محمد میانی)

(۶) میرا بھائی محمد نور الدین ۳ ماہ سے سخت بیمار ہے دعائے صحت (الحمل)

(۷) میری بیوی بیمار ہے۔ دعائے صحت (جلال الدین لاہور)

(۸) عاجز کے والد بابو فقیر علی صاحب سخت محکمانہ مشکلات میں مُبتلا ہیں۔ دعائے مخلصی۔ (۲) برادر نذیر احمد صاحب امتحان ایف ایس سی دینگے۔ دعائے کامیابی۔

(۹) میرے ایک دوست پر مصیبت آپڑی ہے۔ دعا برحل مشکلات (حبیب احمد بیک ٹیچر۔ زیرہ)

(۱۰) محمد عبد الحمید متعلم کپورتھلہ کالج کی کامیابی امتحان کیلئے دعا کیجائے۔ ([illegible])

(۱۱) میرا ایک دوست بیمار ہے دعا صحت فرماویں۔ (پیارے محمد خان [illegible])

ولادت برادر عبد الرحمان صاحب کے ہاں ایسٹ افریقہ نیروبی میں لڑکا پیدا ہوا۔ مبارک ہو۔ (عبد العزیز نیروبی)

آیندہ نوٹ کرلیں اکثر غیر مستطیع الفضل کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ انکے لئے غریب فنڈ قائم کیا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۵ مارچ ۱۹۲۵ء

نوجوان اپنے آبائکے امین ہوتے ہیں

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں میں نے بتلایا تھا۔ کہ کس طرح انگلستان کا قدامت پسند گروہ اپنے نوخیز پودوں کی بیاری اور نشوونما کے لئے وہی طریق اختیار کر رہا ہے۔ جس کی ہمارے ہادی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تعلیم دی ہے۔ لیکن تعلیم اسلام کی صداقت کے علاوہ اس مضمون کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ جس کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

اکثر قارئین الفضل کو شاید یہ معلوم نہ ہو گا کہ قدامت پسند پارٹی کی طاقت ان کو دار العوام میں نمائندگی کے لحاظ سے اپنی ہر دو مخالف پارٹیوں سے دو تہائی سے بھی زیادہ ہے۔ اور یوں بھی عام طور پر انگلستان کے لوگ قدامت پسند خیال کے مرتفع ہوئے ہیں۔ لیکن پھر بھی اس سلسلہ مضامین سے جس کا گذشتہ اشاعت میں ذکر کیا گیا۔ پتہ لگتا ہے۔ کہ اپنے کمزور دشمن کا ان پر اس قدر خوف طاری ہو رہا ہے۔ کہ تمام راہنمایان قوم اس جدوجہد کے لئے نکل پڑے ہیں۔ کہ وہ اپنے ان طاقت اور اقتدار کے ایام میں اپنی ہستی کے بقا اور دوام کے اسباب مہیا کریں۔ حتیٰ کہ خود وزیر اعظم نے بھی ایک نہایت پُرزور اپیل نوجوانوں سے کی ہے۔ کہ وہ اپنے ملک و قوم کی حفاظت کے لئے اپنی سیاسی تعلیم و تربیت سے خوب مسلح ہوں۔ کیونکہ نوجوان (مرد ہوں یا عورت) قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اور آئندہ قومی زندگی کا دارو مدار نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے۔ لیڈروں کی آواز کے جواب میں لبیک کہتے ہوئے نوجوانوں نے جابجا اپنی پولیٹیکل تعلیم کی ایسوسی ایشن قائم کر لی ہیں۔ اور تحریر و تقریر، بحث و مباحثہ اور اشاعت وغیرہ کے فن سیکھنے کی تیاری شروع کر دی ہے۔ اور وہ نوجوان جو کہ سیاسی طور پر کل مردہ تھے آج ان کے اندر اس قدر جوش اور زندگی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ دوسرے انتخاب تک تمام ملک کو اپنا ہم خیال بنا لینے کا عزم بالجزم کر چکے ہیں۔

انگلستان کی اس طاقتور اور برسر حکومت جماعت کی یہ کوششیں یقیناً ہماری جماعت کے پیر و جوان کی توجہ کو کھینچنے والی ہیں۔ دنیا میں دو چیزوں کی کثرت و قلت کی نسبت بتلانے کے لئے عموماً بتیس دانت اور ایک زبان یا آٹے میں نمک کی مثال دی جاتی ہے۔ لیکن ہماری قلت اور اعداء کی کثرت کی تو وہ کیفیت ہے۔ کہ یہ مثال بھی ہم پر صادق نہیں آتی۔ ہماری مثال تو شاید سمندر کی اس چھوٹی مچھلی کی ہو۔ جس کو کروڑ ہا مچھلیاں کھانے کو تیار ہوں ایسی کمزوری کی حالت میں ہمیں اپنے قومی بچاؤ اور اس کے بقا اور ترقی کے لئے جس انتہائی کوشش کی ضرورت ہے۔ وہ ایک عیاں امر ہے۔ پس اے میرے معزز نوجوان بھائیو! انگلستان کے نوجوانوں کے سامنے محض ایک دنیاوی اور سیاسی زندگی کے قیام کا مسئلہ ہے اور صرف ایک ملک کے لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانا ان کو مقصود ہے۔ لیکن ہمارے سامنے ابدی اور دائمی زندگی کی حفاظت کا سوال ہے۔ اور ایک ملک نہیں بلکہ تمام دنیا کو اپنے عقیدہ کی لڑی میں پرونا ہمارا نصب العین ہے۔

ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امین ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں ہمارا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ لعل بے بدل دے گیا ہے۔ جس کی حفاظت کرنا اور دنیا کو اس سے متمتع کرنا ہمارا کام ہے۔ انگلستان کے نوجوانوں کی فتح یقینی فتح نہیں۔ کیونکہ ان کا راہ عمل کسی وحی الٰہی کے ماتحت تجویز نہیں ہوا۔ ان کے ہاتھوں میں محض اندھی عقل کی ایک مشعل ہے۔ جس کی روشنی میں وہ چلتے ہیں۔ لیکن ہماری فتح یقینی ہے۔ کیونکہ خدا کے وعدے ہمارے ساتھ ہیں۔ اور ہماری راہ ایک استوار اور مستقیم راہ ہے۔ کیونکہ ہمارے ساتھ نیّر الہام ہے۔ جس کی ضیا میں ہم چلتے ہیں۔ پس ہمیں بھی فوراً اپنی علمی اور عملی ترقی کے انتظام کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہم اپنے آباء کی امانت کے بار سے سبکدوش ہوں۔

اسکے ساتھ ہی میں چند الفاظ اپنے سرپرستان کے لئے بھی زائد کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کبھی قوم یا جماعت کے بچے اس بات میں ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک ان کے سرپرست بحیثیت ایک ممبر کے نگرانی نہ کریں۔ اور ان کی کوششوں کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔ انگلستان کے لیڈر تسلیم کرتے ہیں کہ بقاء قوم کے لئے بچوں کی انجمنوں اور مجالس میں حصّہ لینا ایک ضروری امر ہے۔ ان کے ہاں چالیس سال کی عمر تک ایک آدمی نوجوانوں کی مجلس کا ممبر رہ سکتا ہے۔ پس جب تک ہمارے ہاں بھی بچوں کے کسی علمی یا عملی کام میں بزرگ حصہ نہ لینگے۔ تو وہ ایک بچوں کے کھیل سے زیادہ حقیقت نہ رکھیگا

(خاکسار مصباح الدین احمد عفا اللہ عنہ - قادیان)

اخبارات پر سرسری نظر

ہندوستان میں فوجی رُوح پیدا کرنے کی تجویز

دہلی - ۲۳ر فروری - ہندوستان کی بے قاعدہ افواج یعنی امدادی فوج اور ٹریٹوریل فورس کی بھرتی اور نظام میں چند اہم تبدیلیاں کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ یہ سفارش اس مجلس کی طرف سے ہے جو اسمبلی کے اشارہ سے اس امر کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی تھی۔

مجلس کی رائے میں رُوح عسکری پیدا کرنے کے لئے کسی قسم کے جبرو اکراہ کو استعمال نہ کیا جائے۔ اور ان جیوش پر عسکری ملازمت کی ذمہ داریاں عائد نہ کی جائیں۔ یونیورسٹی کور کے ارکان یونیورسٹی کے عملہ اساتذہ و طلباء سے بھرتی کئے جائیں۔ لیکن ان پر محدود پابندیاں عائد نہ کی جائیں۔ اور انہیں پوری طرح پھلنے پھولنے کا موقع دیا جائے۔ فوجی حکام یونیورسٹیوں یا کالجوں کی راہ میں کوئی مزاحمت نہ کریں۔ انہیں اپنے جیوش بنانے کا پورا حق حاصل ہو۔ بشرطیکہ یونیورسٹی کے تمام ارکان نسل و رنگ کے امتیاز کے بغیر اس جیش میں بھرتی ہو سکیں۔ اس جیش کے افسروں کو سیکنڈ لفٹنٹ ہونے پر کمیشن ملا کرے۔ اور انہیں اس میعاد کی تنخواہ ملا کرے۔ جس میعاد کو وہ کیمپ کے اندر بسر کریں۔

ٹریٹوریل فورس کے متعلق کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے۔ کہ اس کی پلٹنیں انہی اصول پر مرتب کی جائیں۔ جن پر باقاعدہ ہندوستانی فوج مرتب کی جاتی ہے۔ اور امدادی فوج کو باقاعدہ برطانی فوج کے اصول پر طیار کیا جائے۔ ٹریٹوریل فورس اور امدادی فوج دونوں پر عام عسکری ملازمت کی ذمہ داری عائد ہو جو سرحد کے اندر اور باہر دونوں جگہ ادا کرنی پڑے اور ضرورت کے وقت سول کے حکام کو بھی مدد دی جائے یہ ذمہ داری اسی وقت عائد کی جائے۔ جب کہ نہایت نازک موقع پیش آئے۔ اور اشد ضرورت لاحق ہو۔ اور اس کے لئے گورنر جنرل با جلاس کونسل کے خاص احکام کی حاجت ہو۔ ٹریٹوریل فورس کی دو جماعتیں ہونی چاہئیں۔ ایک جماعت میں تو دیہاتی آبادی بھرتی کی جائے۔ اور دوسری جماعت میں شہری آبادی بھرتی کی جائے۔ تاکہ تعلیم یافتہ طبقہ کو بھی موقع دیا جائے۔ تربیت کا طریق وہی ہو۔ جو امدادی فوج کے لئے اختیار کیا جائے۔ شہری بٹالین میں وہی لوگ بھرتی کئے جائیں۔ جو یونیورسٹی کور میں تربیت حاصل کر چکے ہوں۔ مجلس نے تجویز کی ہے۔

پہلے سال تربیت کی میعاد تین ماہ ہو۔ اور بعد میں ہر سال دو دو ماہ ہو۔ جب اسے پوری تربیت حاصل ہو جائے تو ایک رسالہ مرتب کیا جائے۔ جیسے پہلے سال چھ ماہ تربیت دی جائے۔ اور بعد کے سالوں میں تین تین ماہ تعلیم دی جائے۔ ٹری ٹوریل فورس کو دوسرے درجہ کی فوج سے زیادہ وسعت نہ دی جائے۔ جو آقا اپنے ملازموں کے راہ میں روڑے اٹکائیں۔ اور انہیں تربیت حاصل کرنے سے روکیں۔ انہیں سزا دی جائے۔ جیسا کہ آسٹریلیا میں ہوتا ہے۔

امدادی فوج اور ٹری ٹوریل فورس کے دیہاتی جیوش کے لئے کافی مراعات مقرر کی گئی ہیں۔ تاکہ ان کا الاؤنس ان کے مصارف کا متحمل ہو سکے۔ ٹری ٹوریل فورس کے دستوں اور کمانڈروں کو وائسرائے کے کمیشن دئے جائیں۔ یعنی ان کے عہدے جمعدار اور صوبیدار ہوں۔ اور ملک معظم کے اعزازی کمیشن نہ دئے جائیں۔ امدادی فوج میں سیکنڈ لفٹننٹ لفٹننٹ اور کپتان کے عہدے دئے جائیں۔ جو گورنر جنرل ملک معظم کے نام پر عطا کرے۔ جیسا کہ کنیڈا کے ملیشیا میں ہوتا ہے۔"

ایک ہفتہ میں ۲½ لاکھ کی کتابوں کی فروخت

کشمیری میگزین لکھتا ہے:- "متھرا میں کہنے کو تو سوامی دیانند کی جنم شتابدی کا جلسہ تھا لیکن اسی سلسلہ میں یہاں اندر بیسیوں قسم کے جلسے ہوئے۔ گئے کانفرنس۔ ٹمپرنس کانفرنس۔ شادی بیوگان کانفرنس آریہ پولٹیکل کانفرنس۔ آریہ سمیلن۔ دلت ادھار کانفرنس۔ شدھی کانفرنس۔ قومی مشاعرہ۔ ذات پات توڑک کانفرنس سادھو کانفرنس ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ لوگ باہر سے آئے۔ جن میں پنجاب کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ پانچسو والنٹیر تھے۔ دوکانوں میں سب سے زیادہ دکانیں کتابوں کی تھیں اور معلوم ہوتا تھا کہ کتابوں کا ایک شہر آباد ہے۔ سات دن کے اندر ۲½ لاکھ کا ہندو لٹریچر فروخت ہو گیا۔"

مجھے اُمید ہے۔ کہ احمدی جماعت اپنی علمی ذوق شوق پر نظر ثانی کریگی۔ آجکل اشاعت کا زمانہ ہے۔ اور اس کا بہترین ذریعہ ٹریکٹ اور کتب ہیں ۔

بارنش بابا ہم بازی

پرتاپ میں ایک کالم مسٹر گپی کے قلم سے ہوتا ہے۔ میں تو اس فطرت پر حیران ہوں۔ جس نے اپنے لئے یہ نام پسند کیا۔ آپ ایک رنڈی کا ذکر کرتے ہیں۔ جس کی معمولی حرکات دلکشات کے بارے میں ایک ایک کالم کے تار اخباروں میں شائع ہوتے رہتے ہیں گو آجکل قرآن شریف پڑھتی ہے۔ اور ہم سفارش کرینگے۔ کہ وہ اس سورہ کا مطالعہ کرے۔ جس میں زینب کے حضرت محمد کے ساتھ آسمان پر بیاہ کا ذکر ہے۔ یہ رنڈی کھلا دیوی کے نام سے اندور میں مشہور تھی۔ اس لئے اس کے پیش نظر ہندو اتہاس کے اتنے واقعات ہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش میں مندرج۔ سوامی دیانندجی کی خاص ہدایات کہ گیارہ تک تو وہ اپنی پوزیشن کو محفوظ سمجھ سکتی ہے۔ پس مسٹر گپی کی سفارش لسے سوائے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا کے کیا دکھا سکتی ہے۔ قرآن مجید میں آسمان پر کسی بیاہ کا ذکر نہیں۔ گپ شپ کے کالموں کا مصالحہ پُرانوں میں کافی مل سکتا ہے۔

عیسائیوں کی کوشش

"چند سال کی بات ہے کہ چھڑے پڑھے لکھے ہوئے ایک نسخہ قرآن کے ملنے کی رائٹر نے خبر دی تھی۔ جو موجودہ فرقان حمید سے مختلف بتایا جاتا تھا۔ اور جس کے ترجمہ پر ایک انگریزی اخبار نے ½ لاکھ روپیہ خرچ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ مگر وہ "قرآن" دنیا کے سامنے آج تک نہیں آیا۔ اب رائٹر نے خبر دی ہے کہ شام میں کوئی نیا "قرآن" ملا ہے۔ جو عربی میں نہیں بلکہ شامی زبان میں ہے۔ موجودہ قرآن پاک سے مختلف ہے۔ اور "اصل قرآن" کا ترجمہ ہے۔ اس کا بڑی محنت سے انگریزی میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ یہ قرآن فلسطین میں ہے۔"

انجیل کے محرف و مبدل ہونے کا کوئی جواب نہ پا کر بعض عیسائیوں نے قرآن مجید پر بھی اعتراض کرنے کی سعی نامشکور شروع کی ہے۔ مگر وہ ضرور اس میں ناکام رہینگے۔

عیسیٰ کے بن باپ ہونے سے انکار

"ارکناس کے پادری بروُن پر ۸ پادریوں کی عدالت نے لامذہبی کا فتویٰ لگایا۔ اس نے اس کے خلاف اپیل کی۔ اس کی اپیل مسترد کر دی گئی۔ عدالت نے فیصلہ کیا۔ کہ پادری مذکور بے دین ہے۔ اور اس کو اس کے عہدے پر بحال نہیں رکھا جا سکتا۔ پادری برون کا دعویٰ ہے کہ یہ عقیدہ کہ کنواری مریم نے لڑکا جنا۔ محض ایک افسانہ ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ وہ مذکورہ بالا پادریوں کے خلاف پھر اپیل کریگا۔ کیونکہ ان کا فتویٰ اس کو جہنم میں بھیجنے والا ہے۔"

مکہ معظمہ میں احتساب

سلطان ابن سعود نے اعلان فرمایا ہے کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اذان کی آواز سنتے ہی مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے حاضر ہو۔ اگر وہ مسجد حرام کے قریب ہو تو اسے مسجد حرام میں ائمۃ الاربعہ میں سے کسی ایک کے پیچھے نماز باجماعت ادا کرنی چاہیئے۔ اور اگر مسجد حرام سے دور ہے۔ تو اپنے محلہ کی مسجد میں نماز باجماعت ادا کرے۔ دوکاندار اپنی دکانیں پولیس کی حفاظت میں چھوڑ کر مسجدوں میں چلے جائیں۔ جو شخص اذان کی آواز سنکر مسجد میں نماز پڑھنے کے واسطے نہیں جائیگا۔ اسے شرعی سزا دی جائیگی (ام القریٰ) "

ہندو مُسلم خواندہ ناخواندہ

پچھلے اخبار میں ایک نوٹ چھپا تھا۔ اس کی تشریح و تصحیح مندرجہ ذیل سطور کریگی:-

"ہندوستان کی آبادی میں ہندوؤں کے گیارہ کروڑ ۸ لاکھ ۹۸ ہزار ۷ سو ۲ مردوں میں ایک کروڑ ۲۷ لاکھ ۵۳ ہزار ۸ سو ۵۷ خواندہ ہیں۔ اور مسلمانوں کے ۳ کروڑ ۹۵ لاکھ ۷۴ ہزار ۳ سو ۸۰ مردوں میں صرف ۲۹ لاکھ ۲۰ ہزار ۸۴ خواندہ ہیں اسی طرح ہندوؤں کی ۱۰ کروڑ ۵۸ لاکھ ۸۴ ہزار ۹ سو ۹۰ عورتوں میں سے ۱۴ لاکھ ۵۶ ہزار ۴ سو ۱۳ لکھی پڑھی ہیں۔ اور مسلمانوں کی ۳ کروڑ ۲۷ لاکھ ۳ ہزار ۳ سو ۷۳ عورتوں میں صرف ۲ لاکھ ۴۴ ہزار ۹۶ لکھی پڑھی ہیں۔ گویا ہندو مردوں میں خواندہ اشخاص کا تناسب گیارہ فیصدی سے زیادہ ہے۔ اور مسلمان مردوں میں ۸ء۵ فیصدی سے بھی کم بیٹھتا ہے۔ اسی طرح ہندو عورتوں میں ½ ۱ فیصدی کے قریب نوشت و خواند سے کچھ بہرہ ور ہیں۔ مگر مسلمانوں میں خواندہ عورتوں کا تناسب مشکل سے پون فیصدی تک پہنچتا ہے۔"

بُراق دُمدار ستارہ کا نام

معراج نبوی کو بجسد عنصری قرار دے کر علماء اسلام عجیب الجھن میں گرفتار ہیں۔ اب براق کی نسبت ایک "مولانا" نے لکھا ہے۔ کہ وہ دُمدار ستارہ تھا۔ سوجھی تو خوب ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گھوڑا ہی سمجھ لیا ہو +

کابل میں احمدیوں کی سنگساری

سیاست کی بدحواسی

سیاست کے (۲۱ و ۲۲ رفروری) دو نمبروں میں ایک افتتاحیہ قادیانیوں کی سنگساری کے عنوان سے چھپا ہے۔ پہلے نمبر میں یہ تسلیم کرلیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے معصر حلقوں میں امیر امان اللہ خان صاحب کی طرف سے سخت بدظنی اور نفرت پھیل گئی ہے۔ اور لوگ فوراً اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ اسلام نے اپنی نشر و اشاعت کے لئے ہر قسم کے جبر و التشدد کو جائز قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی مان لیا ہے۔ کہ اسلامی سلطنت میں کفار رہ سکتے ہیں۔ بلکہ بحالت کفر آنحضرت کے حضور کافر آیا۔ تو بیٹھنے کا گدا اس کو دے دیا۔ اور یہ کہ کفار سے بِرّ و احسان عدل و انصاف کا حکم ہے۔

لیکن اس کے بعد یکدم دماغی دورہ ہوتا ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں:-

"کہ مذہبی اختلافات کے سم قاتل سے ملکی فضار کو گندہ ہونے سے بچائے رکھنا قیام و بقاء سلطنت کے لئے ضروری ہے"

بہت اچھا صاحب! مگر کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ علماء برسر اقتدار کا جو مذہب ہو۔ اس کے خلاف جس کا ذرا بھی کچھ اور خیال ہوا۔ اس کو قتل اور سنگسار کر دیا جائے۔ اگر یہ اصول درست ہے۔ تو عیسائی سلطنت میں آپ لوگوں کو زندہ رہنے کا کیا حق ہے۔ عیسائی سلطنت کی حدود کے اندر بھی میں نے یونہی کہہ دیا۔ دنیا میں زندہ رہنے کا۔ کیونکہ آپ نے اس سوال کا جواب کہ "اگر انسداد فتنہ ہی منظور تھا۔ تو بہتر یہ تھا۔ کہ قادیانیوں کو جلاوطن کر دیا جاتا" یہ دیا ہے۔ کہ "جو مسئلہ ملک میں فساد و بغاوت پیدا کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس کی اشاعت کی روک تھام گورنمنٹ کا سب سے پہلا فرض ہے۔ گو اس مسئلہ کی بنیاد خالص مذہبی ہی کیوں نہ ہو" یا تو ایسی وسیع القلبی کہ کفار کو بھی مسلمانوں کی سلطنت میں نہ صرف رہنے کا حق حاصل ہے۔ بلکہ ان کے ساتھ بِرّ و احسان چاہیئے۔ یا اب یکدم یہ تنگدلی کہ ایسے لوگوں کو جو سلطنت اسلامیہ کے کسی عالم کے خیالات مذہبی سے کچھ اختلاف رکھتے ہوں۔ سلطنت سے باہر جانے کی بھی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ وہیں انہیں سنگسار کر دینا چاہیئے۔ خوب! واقعی اسلام کو سیاست ہی کا دماغ سمجھا ہے۔ اور یہ اسلام بہت جلد تمام ممالک مغربیہ میں پھیل جائے گا۔ صرف چندہ کر کے مبلغ بھیجنے کی دیر ہے۔

لیکن عجیب بات یہ ہے۔ کہ احمدیوں پر جو فرد جرم لگایا ہے کہ احمدی کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ وہ فتویٰ جو کابل کے احمدیوں نے شائع کیا۔ ہمیں بھی دکھایا ہوتا یا کوئی ثبوت۔ کہ سنگسار ہونے والوں نے کسی نبی الواقعہ مسلمان کو کافر کہا۔ آپ جس سلطنت کے اندر بود و باش رکھتے ہیں۔ اس کے بادشاہ اور اس کے نواب کو آپ بھی کافر سمجھتے ہیں۔ تو کیا آپ کو بھی سنگسار کر دینے کا انہیں حق ہے۔ آپ اسے ظلم تو نہیں قرار دینگے۔ لطف یہ ہے کہ فرد جرم تکفیر ہے۔ اور پھر آخیر پر لکھدیا ہے:-

"اگر موجودہ معیار کفر و اسلام کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو کوئی اسلامی جماعت بھی ایسی نہیں نکل سکتی۔ جس کے متعلق دوسری جماعت نے کفر و ارتداد کا فتویٰ نہ دے رکھا ہو۔ یہاں تک کہ ایک عظیم الشان شخصیت کے ساتھ کوئی بڑے سے بڑا انسان بھی اس زد سے بچ نہیں سکا۔

اہل حدیث اور دیوبندی حضرات کے متعلق بریلوی جماعت کا کفر کا فتویٰ موجود ہے۔ اہل حدیث کے نزدیک ہر شخص جو اہل قبور سے استمداد کا قائل ہے مشرک ہے۔ یہی نہیں۔ خود اہل حدیث کا ایک گروہ دوسرے کو واجب القتل ٹھہرا چکا ہے۔ پھر ان سب فرقوں کا فتویٰ اہل تشیع کے متعلق اور شیعہ صاحبان کا ان سب کے حق میں۔ نیز قادیانیوں کا دنیا کے تمام اسلامی فرقوں کے حق اور باقی تمام کا ان کے حق کیا فتویٰ ہے۔ اور غضب یہ ہے۔ کہ سب کا ایک خدا۔ ایک قبلہ اور ایک ہی نماز۔ مگر آپس کی منافرت کی یہ حالت کہ ایک دوسرے کی مسجد کو بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

ہمارے علماء کو یہ چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جماعتی زندگی کو اتنا قوی اور مضبوط بنائیں۔ کہ دشمن خود بخود مقہور و مغلوب ہو جائے۔ آج محض کفر کے فتووں سے کام نہیں چلتا"

اس حساب سے تو تمام علماء ہی کافر گردن زدنی اور سنگسار شدنی ہیں۔ کیا آپ فتوے شریعت غراء پر عمل کرنے کا انتظام فرمائیں گے۔ ان علماء سے پوچھ لیجئے۔ کہ وہ کابل میں جا کر اس نعمت عظمےٰ سے فائز ہونا چاہتے ہیں۔ یا بقول علماء دیوبند و صریح منطوق آیت فاقتلوا انفسکم ایک دوسرے ہی کو قتل کر کے اپنے دین کا بول بالا کریں گے۔ کیونکہ الفتنۃ اشد من القتل تو آپ فرما ہی چکے ہیں۔

ٹائمز آف سیلون۔ ۱۴ر فروری ۱۹۲۵ء۔ پشاور ۱۲ر فروری کابل سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دو احمدی دوکانداروں سپرنٹنڈنٹ پولیس اور پندرہ سپاہیوں کے روبرو سنگسار کر دیئے گئے ہیں۔ اس اور پہلے ایک احمدی کے قتل نے جو کہ امیر کے حکم سے ہوا۔ سرحد کے مسلمانوں میں بہت بے چینی پیدا کر دی ہے۔

انڈین ڈیلی ٹیلیگراف و انڈپنڈنٹ۔ ۱۳ر فروری۔ سرحدی صوبہ کے ہندوستانی مسلمانوں میں بہت بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ کابل سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مذہبی جنون کے نتیجہ میں جس میں حکومت کا بھی ہاتھ ہے دو احمدی مسلمان سپرنٹنڈنٹ پولیس اور پندرہ کانسٹیبلوں کے روبرو سنگسار کر دیئے گئے ہیں۔

حکومت افغانستان کے مظالم

معزز معاصرین کی آراء

کامریڈ انگریزی اخبار دہلی (جس کے ایڈیٹر جناب محمد علی صاحب ہیں) لکھتا ہے:-

"کابل میں حال ہی میں دو احمدیوں کی سنگساری کے معاملہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا محمد علی اپنے ہفتہ وار انگریزی اخبار کامریڈ کی ۱۳ر فروری کی اشاعت میں تبدیلی مذہب کے متعلق احکام شرع اسلام کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ چونکہ اسلام انسان کی فطرت ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت کی کامیابی کے لئے فقط اسی قدر ضرورت ہے۔ کہ اسے بلا روک ٹوک اپنا عمل کرنے دیا جائے۔ اسلام کا انحصار فقط فطرت انسانی پر ہے مصنوعی روکاٹیں مثلاً عدم برداشت یا جبر و تعدی فتنہ ہے اور اسلام ان مصنوعی رکاوٹوں کو دور کرنا چاہتا ہے۔ پس یہ عدم برداشت یا جبر و تعدی کو کس طرح برداشت کر سکتا ہے۔ قرآن شریف کا سارا رجحان ہی خلاف ہے۔ اپنے ایک قطعی و ناطق حکم میں بشر کو یہ مشرح حکم دیا ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین یعنی دین میں جبر کو دخل نہیں ہے۔

قرآن پاک میں اس دنیا میں انسان کے ہاتھوں تبدیل مذہب کے لئے کوئی سزا مقرر نہیں ہے۔ بخلاف اسکے کئی آیات میں تبدیلی مذہب دیدہ و دانستہ تبدیل مذہب اور بار بار تبدیل مذہب کا ذکر آیا ہے۔ اور فقط اس سزا کا ذکر آیا ہے۔ جو کہ انہیں روز حساب کو ملے گی۔ جب کہ اللہ تعالےٰ یوم حشر میں ہر ایک عمال کا فیصلہ کرے گا۔ اور اس وقت انسان و فرشتے بھی کر سکتے ہیں۔ کہ اس روحانی گناہ کی مذمت کریں"

(ریچ ۲۷ر فروری ۱۹۲۵ء)

(۲)

اخبار مدینہ ۲۵ر فروری ۱۹۲۵ء میں چھپا ہے:-

"مولوی نعمت اللہ کی سنگساری کے بعد آج دو افراد احمدیوں کی ہلاکت کی خبر ملتی ہے۔ ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ مرتد کی سزا رجم ہے یا نہیں۔ لیکن ہم قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج اس وقت تک نہیں کر سکتے۔ جب تک وہ قرآن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ احکام شریعت۔ نماز روزہ حج زکوٰۃ قبلہ وغیرہ کے قائل ہیں۔ ان کی تاویلات باطلہ کسی قدر غلط اور بے معنی ہوں۔ لیکن جب تک وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ ہمارا حق نہیں۔ کہ ہم انہیں کافر کہیں۔ اگر وہ دنیائے اسلام کو کافر کہتے ہیں۔ تو یہ تکفیر خود انہیں پر الٹ پڑے گی

لیکن عالم اسلام ہمیں کافر نہیں کہے گا۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ قادیان والوں نے اب کی لیگ آف نیشنز اور وائسرائے اور وزیر ہند کی بارگاہ پر جبیں سائی نہیں کی۔ اور اپنی فریاد مسلمانوں اور دنیائے مہذب کے سامنے پیش کی ہے۔

حکومت افغانستان کو اندرونی طور پر اپنے قوانین و احکام نافذ کرنے کا ہر ایک اختیار ہے۔ لیکن ہم اس نامناسب رجم و قتل کے خلاف آواز اٹھانا اس لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ دشمنان اسلام اور اعدائے دولت افغانیہ کو اپنی دلی آرزو کو پورا کرنے کا اس طرح بہانہ ہاتھ آئے گا۔ احمدیوں کو رجم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کو ہاتھ سے پکڑ کر خاک پاک افغانستان سے خارج کر دینا افغانی مصالح کی بجا آوری کے لئے کافی ہے۔ اس قدر رائے زنی کرنے کے بعد ہم اس ناگوار اور دلخراش بحث کو مدینہ کے اوراق میں ختم کرتے ہیں کہ اس سے افتراق و انشقاق کی وہ تباہ کن خلیج وسیع تر ہوتی جاتی ہے جو پہلے ہی مسلمانوں کے مختلف الخیال و عقائد طبقوں میں حائل ہے۔ ہم قادیان والوں سے بھی گذارش کرینگے۔ کہ وہ اپنی جماعت کی حفاظت کے لئے کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں۔ جو عام مفاد اسلامی کے منافی ہو۔ اور بجائے اس کے کہ افغانستان کو تبلیغ احمدیت کا آماجگاہ بنائیں۔ پہلے ہندوستان کے ۲۲ کروڑ غیر مسلموں کو حلقہ اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کریں ؛

احمدیوں کی لیگ اقوام سے اپیل

عزیز ہمعصر تیج ۲۶ فروری کے اشتہار میں رقمطراز ہے۔ کہ :۔ "جنیوا کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ احمدیہ فرقہ کے امیر مرزا بشیر الدین محمود احمد نے لیگ آف نیشنز سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ کابل میں دو احمدیوں کی سنگساری کے بارے میں افغانستان کی گورنمنٹ سے باز پرس کرے۔"

ہمارے خیال میں مرزا بشیر الدین لیگ آف نیشنز سے اس معاملہ میں مداخلت کرنے کے لئے مطالبہ کرنے میں قطعی حق بجانب ہیں۔ کیونکہ یہ معاملہ محض دو احمدیوں کی سنگساری کا معاملہ نہیں ہے۔ بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ واقعہ جس سے ساری مہذب دنیا کی ضمیر کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ حقیقی معنوں میں بین الاقوامی اہمیت رکھتا ہے۔ اور لیگ کی پوری و تمام تر توجہ کا مستحق ہے۔ اس لئے لیگ اقوام کا فرض ہے۔ کہ اگر افغانستان لیگ کا ممبر نہ بھی ہو تو بھی حکومت افغانستان کو واضح الفاظ میں بتلا دے۔ کہ اس قسم کی مجنونانہ اور وحشیانہ حرکت سے ساری مہذب دنیا کے نیک جذبات کو ناقابل تلافی سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ تاکہ وہ آئندہ اس قسم کے جنون سے باز آسکے۔

ہمیں قوی امید ہے۔ کہ لیگ اس معاملہ میں اپنے فرض کو محسوس کرے گی۔ اور بلا توقف اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے گی۔ ہماری رائے میں جیسا کہ ہم پیشتر ازیں ظاہر کر چکے ہیں۔ ہر مہذب ملک اور انجمن کا بھی فرض ہے کہ وہ اس کے خلاف اظہار نفریں کرسکے۔ حکومت افغانستان کو بتلا دے۔ کہ بیسویں صدی میں کسی مطلق العنان حکومت کو بھی یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ اس قسم کی خلاف انسانیت حرکات کے ارتکاب سے تہذیب و اخلاق کی بیخ کنی کرے۔ اس موقعہ پر ہم یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے باوجود مولانا محمد علی کے اخبارات "ہمدرد" اور "کامریڈ" نے اس بارے میں جو طریق اختیار کیا ہے۔ وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ اور ہم ہر دو معاصرین کی جرأت و حوصلہ کی داد دیتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اس قدر عرض کر دینا بھی لازمی ہے۔ کہ اگر ہر دو معاصرین بجائے یہ ثابت کرنیکی کوشش کرینگے۔ کہ قتل مرتد کا مسئلہ قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق نہیں ہے۔ ساتھ ہی یہ پوزیشن اختیار کر لیتے کہ اگر کسی شخص کے خیال کے مطابق ایسا ہے بھی تو قابل ترک ہے۔ تو زیادہ بہتر ہوتا۔ کیونکہ اس صورت میں ایسے خارج العقل لوگوں کا منہ بند ہو جاتا۔ جو قرآن کے نام پر اس قسم کی خوفناک تحریکات کو رائج کرتے۔ اور حق بجانب قرار دیتے ہیں ؛

حکومت افغانستان کے ظلم پر پروٹسٹ

(مختلف علاقوں کی جماعہائے احمدیہ کی طرف سے)

انجمن احمدیہ شاہجہانپور کا پروٹسٹ امیر کابل کے نام تار

ہمارے بھائی مولوی نعمت اللہ خانصاحب کی سنگساری کا زخم جو ہمارے دلوں پر لگا۔ وہ ابھی مندمل نہ ہوا تھا۔ کہ ہمیں خبر پہنچی ہے۔ کہ ہمارے دو اور احمدی بھائی سنگسار کر دیئے گئے ہیں۔ ہم اس ظالمانہ اور وحشیانہ فعل کو جو کہ نہ صرف اسلام ہی کے خلاف ہے بلکہ انسانیت کے بھی خلاف ہے۔ نہایت نفرت اور حقارت کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے ناجائز مجنونانہ قتل کی اجازت اسلام ہرگز نہیں دیتا تم خدائے قہار کے سامنے اس کے جوابدہ ہو۔ ظلم کبھی پھلتا پھولتا نہیں۔ خدا آپ کو راہ ہدایت بخشے (۲۱ فروری ۱۹۲۵ء)

جماعت احمدیہ کلکتہ کا حضور وائسرائے کے نام تار

جماعت احمدیہ کلکتہ نے یہ خبر نہایت دکھ اور تکلیف سے سنی ہے۔ کہ دو اور احمدی جو بار کابل میں محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے سنگسار کر دیئے گئے ہیں۔ تیس اور زیر حراست ہیں۔ جو کہ اپنی بے رحم موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم حضور سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ افغانستان کے اس وحشیانہ فعل پر مداخلت فرمادیں۔ اسلام ہرگز ایسے خلاف انسانیت باتوں کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر انسانی ضمیر کی آزادی کی حفاظت افغانستان میں نہ کی گئی ـــ تو یقیناً ایسے ہی ظالمانہ اور وحشیانہ افعال کا اس کے ہمسایہ ملک ہندوستان میں بھی ہونے کا ڈر ہے ؛ (۲۳ فروری ۱۹۲۵ء)

غیور جماعت احمدیہ لکھنو کا تار امیر کابل کے نام

آپ کا حال ہی میں ایسے دو احمدیوں کا سنگسار کرنا جنکی زندگی اس اسلام کی تعلیم کے عمل میں وقف تھی۔ جو کہ آج سے تیرہ سو سال قبل آیا تھا۔ عین یزید کے واقعہ کو تازہ کرتا ہے۔ آنجناب کا یہ خلاف انسانیت فعل نہایت ہی اسلام کو بدنام کرنے والا ہے۔ جہاں شہداء کا ہر فعل عین تعلیم قرآن کے مطابق تھا۔ وہاں آپ کا یہ فعل سراسر غیر اسلامی ہے۔ آپ ایسے ناہنجار افعال سے جہاں احمدیت کے شجر کی شاخ تراشی کر رہے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی افغانستان کو اس کی مادی اور اخلاقی ہلاکت کے گڑھے کے قریب لا رہے ہیں۔ ہم جماعت احمدیہ لکھنؤ کے تمام ممبر آپ کے اس ظالمانہ اور بے رحمانہ فعل پر نہایت زور سے صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں

تلوار یا پتھر

ہم اہل ہنود و عیسائی صاحبان سے ابھی یہ فیصلہ کرنے کو ہی تھے۔ اور شاید ہم ان کو منوا بھی لیتے۔ کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔ مگر افسوس ہم جھوٹے ہو گئے۔ کابل والوں نے ثابت کر دیا۔ کہ اسلام پتھروں سے پھیلا ہے۔ اب ہم بھی جھوٹے اور اہل ہنود و عیسائی صاحبان بھی جھوٹے۔ کیونکہ ان کا دعویٰ تھا۔ کہ اسلام کے لئے تلوار کا استعمال ہوا تھا۔ اور وہ بھی شاید اس وقت جب دونوں طرف سے برابر کی فوجیں ہونگی۔ مگر یہاں معاملہ ہی دگرگوں ہو گیا۔ ہم اپنے ملانوں کو (جو صاحب قدرت ہیں۔ یہاں تک کہ انسان کیا وہ لوٹے میں دیو بند کر دیتے ہیں) پوچھتے ہیں۔ کہ اس کا ہم کیا جواب دیں۔ خدا کے لئے جلد چند صفحے سیاہ کر کے ہماری تسکین فرما دیں۔ کہ اگر اب کوئی ہمارا دشمن دین یہ کہے۔ کہ اسلام پتھروں سے کبھی پھیل سکتا ہے۔ تو

عام مسلمان حکومتوں کو بھی توجہ دلائی گئی ہو۔ مگر یہ لوگ کچھ سنتے نہیں۔

ہمارے پاس بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ ہماری پاک کتاب تو بتا رہی ہے "کہ دین میں جبر نہیں" ہم یہ قوہی پڑھا۔ شاید یہ ہو۔ "دین میں پتھر ہیں" شاید "جبر" "پتھر" بن گیا ہو۔ اور "نہیں" کا نقطہ نہ رہا تو ہیں۔ ہمیں بذریعہ اخبار پرائیویٹ طور پر خواہ "زمیندار" ہو یا "مدینہ" جلد سمجھا دیں۔ کہ اصل عبارت کیا ہے۔ اگر اس وقت بھی آپ نے ہماری رہنمائی نہ کی۔ تو پہلے کی طرح ہم ابھی بھی آپ کے فتوے کی قدر نہیں کرنی۔ ضرورت کے وقت آپ کام نہیں آتے۔ اور آگے پیچھے دیواریں سیاہ کر دیتے ہیں کہ پولیس و فوج کی نوکری شرعاً حرام ہے۔ عقل کا دماغ پھٹا جا رہا ہے۔ اور اسلام پتھروں کی نذر کیا جا رہا ہے۔ وہی پتھر جو کبھی مٹھی میں کلمہ گو تھے۔ یہ بھی بتا دو ل شاید اصل آیت اس وجہ سے آپ نہ بتائیں اور مجھے احمدی یا مرزائی خیال کریں۔ میں ابھی تک تو احمدی نہیں ہوا۔ صرف اس وقت اسلام پر یہ نزالا حملہ ہو رہا ہے۔ اس سے بچاؤ کے لئے از حد امداد درکار ہے۔ اگر آپ نے پروا نہ کی۔ تو بس ہم یہی سمجھیں گے کہ سینہ میں دل نہیں پتھر ہے۔ اور وہ بھی کابل کے پہاڑ کا۔ آخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا آپ کے دلوں کو اسلام کی سچی روشنی سے منور کرے ؛

خاکسار (ڈاکٹر) محمد یوسف بدر قریشی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایم۔ ایس (ہومیو) جھنگ ؛

اعلانات نظارت

امتحان کتب مسیح موعود کے متعلق

سید اصل شاہ صاحب احمدی مدرس ورنڈل سکول میرانپور لکھتے ہیں۔ کہ شہادت القرآن اور ایام الصلح نایاب کتابیں ہیں۔ امتحان میں شامل ہونے والوں کو مشکل پڑے گی۔ میں اس اعلان سے اس غلط فہمی کا ازالہ کئے دیتا ہوں۔ کہ یہ کتابیں نایاب نہیں ہیں بلکہ بک ڈپو تالیف اشاعت قادیان سے مل سکتی ہیں۔

نیز میں اس اعلان کے ساتھ ہی امتحان میں شامل ہونے والوں سے مشورہ چاہتا ہوں۔ کہ جناب منشی نوردین صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت راولپنڈی بایماء امیر جماعت یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ امتحان مذکورہ سہ ماہی یا ششماہی ہو۔ تو احباب کتابوں کا مطالعہ اہتمام سے کر سکیں۔ اب سال بھر کی لمبی مدت سے وہ سستی سے کام لیتے ہیں۔ اور بھول بھی جاتے ہیں۔ پس اس صورت میں سکرٹری صاحبان احباب سے مشورہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ کہ وہ کس طرح چاہتے ہیں۔ سالانہ امتحان کی تجویز اس لئے بھی کی گئی تھی۔ کہ تا یہ کتابیں درسگاہوں میں دو تین دفعہ سنا بھی دی جائیں۔ اور درس میں شامل ہونے والے احباب متمتع ہوتے رہیں۔ امتحان کتب مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو بھی تجویز پیش ہیں۔ وہ انفرادی صورت اختیار نہ کر سکیں اس طرح نظارت ہذا پرچے بنانے اور امتحان لینے میں ہی مشغول رہے گی۔ اور جماعت میں وحدت غائب ہو جاوے گی۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل درخواستیں امتحان میں شامل ہونے والوں کی آئی ہیں۔ (۱) فضل احمد صاحب۔ بی۔ اے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جہلم۔ (۲) محمد عنایت اللہ صاحب چھاؤنی فیروزپور۔ (۳) محمد اعظم صاحب۔ بنتھہ غلام نبی۔ (۴) محمد علی خاں صاحب نائب مدرس کریام (۵) سید لعل شاہ صاحب اول مدرس میانپورہ (۶) امت الرشید بیگم "اہلیہ سید لعل شاہ صاحب (۷) نائب مدرس مدرسہ میرانپورہ (۸) عبدالکریم صاحب کالج سٹریٹ کلکتہ ؛ (زین العابدین ولی اللہ ناظر تعلیم و تربیت)

پہلے آٹھ اشخاص کے متعلق اعلان ہوا تھا۔ اب پندرہ اور شامل ہوئے ہیں۔ بعض کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ (۹) غلام محمد صاحب حمکہ حال وارد خوشاب۔ (۱۰) (۱۱) کس از جماعت فیروزپور بلا نام (۲۱) نظیر بیگم صاحبہ دختر شیخ عبدالرشید صاحب ٹبالہ (۲۲) ملک عزیز محمد صاحب ایل ایل بی پلیڈر حال مقیم لونہ (۲۳) محمد ابراہیم صاحب ماسٹر سکول چک ۱۸۵ (۲۴) حکیم عبدالخالق صاحب ریڈر سب جج ڈیرہ غازی خاں (۲۵) مولوی محمد عثمان صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازی خاں (۲۶) حاجی مفتی گلندر محمد صاحب ٹبالہ (۲۷) محمد عبدالقیوم خلف شیخ عبدالرشید صاحب ٹبالہ ؛

(زین العابدین ولی اللہ ناظر تعلیم و تربیت)

ہائی سکول کے متعلق

سکول میں طلبار کو داخل کرانے اور اس کی تعلیمی و تربیتی تمام ضروریات کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے خط و کتابت براہ راست ہیڈ ماسٹر صاحب سے ہونی چاہیئے۔ نظارت تعلیم و تربیت سے اس کے متعلق خط و کتابت کرنے کے متعلق ضرورت نہیں۔ میں احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے تعلیم الاسلام میں اپنے بچوں کو داخل کرنے کی طرف توجہ کی ہے۔ اور میری آواز پر لبیک کہا ہے۔ سکرٹریان تعلیم و تربیت و امیران جماعت و دیگر کارکنان کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے دوسروں کو کامیاب تحریک کریں۔

(زین العابدین ولی اللہ ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

امیر پاکپٹن

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے چوہدری غلام احمد صاحب کو جماعت احمدیہ پاکپٹن کا امیر مقرر فرمایا ہے۔ جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان کی ہدایات کے ماتحت کام کریں ؛

(ناظر اعلیٰ نصر اللہ خاں)

اشتہارات کی اجرت

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اجرت بہر حال پیشگی ہو گی اور عدالتی اور ریلوے اشتہاروں کی اجرت الگ ہے۔ ارسال ضمیمہ بالمقطع ۱۵ ؎ دو صفحہ کے لئے ۲۰ ؎ زیادہ فی ورق ۸ ؎ سینکڑہ زاید (مینجر الفضل)

اشتہارات

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

میسرز رام جی داس اینڈ کو آف سیالکوٹ (اینڈ لاہور) کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ عام نیلام کے ذریعہ جنرل سٹور ڈپو مغل پورہ میں مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۵ء بروز جمعرات اور مابعد ایام کو ہر روز صبح دس بجے شروع کرکے مندرجہ ذیل خارج از ذخائر مال فروخت کریں۔

(الف) لکڑی کا برادہ۔ آہنی ٹینک۔ پرانا فرنیچر۔ دروازے کھڑکیاں۔ ہوکھٹ۔ جھولداری۔ بیلوز۔ پارچات۔ بیلٹ مٹی کے تیل کے پرانے اور نئے خالی کنستر۔ ہوز پائپ۔ ڈھول۔ لکڑی کے پیپے۔ پیکنگ بکس۔ مٹی کے تیل کے خالی بکس۔ بائیسکل۔ گیس سیلنڈر نمبر۔ ربڑ کے ٹکڑے وغیرہ وغیرہ۔

(ب) مندرجہ ذیل نیا اور مستعمل سرپلس سٹور بھی نیلام ہوگا۔ انجینئرنگ اور کارخانوں کی مشینیں۔ مثلاً سٹیم ہائسٹ۔ پٹرول انجن۔ سینٹری فیوگل پمپ۔ کول شپ۔ بورنگ اینڈ ایڈزنگ مشین۔ ورٹیکل بائیلر۔ پیومیٹر پمپ۔ سیمی روٹری پمپ۔ کنٹرا کٹر پمپ ورتھنگٹن پمپ۔ وائیربینڈنگ ٹیبل۔ روپ ٹیسٹنگ مشین۔ ہیومیٹک ٹولز اور ویٹنگ برنچ۔

(ج) متفرق چیزیں حسب ذیل ہونگی۔ ڈرل ٹوسٹ۔ ایری ڈسک۔ چکی کے پاٹ۔ ٹیوب ایکسپینڈر۔ ہتھوڑے۔ آہنی گالوڈ چین۔ گاز وائر۔ سیما پھور گلاس۔ سرخ اور سبز سگنل۔ ہائیڈرالک پائیپ۔ اور بہت سی مفید چیزیں۔

فروخت کے متعلق تمام ضروری شرائط اور ہدایت بوقت نیلام اعلان کردی جائیں گی

سی ایف منیجر	کنٹرولر آف سٹورس آفس
کنٹرولر آف سٹورس	مغل پورہ لاہور
این ڈبلیو ریلوے	۲۷ فروری ۱۹۲۵ء

ایک لاسود مند مکان رہن ملتا ہے

ایک صاحب اپنا ایک مکان پختہ و خام جو محلہ دارالفضل قادیان سے شمال میں واقع ہے۔ کسی ضرورت کے لئے رہن رکھنا چاہتے ہیں مکان اس وقت مبلغ لعہ ماہوار کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ گویا سالانہ آمدنی ایک سو آٹھ روپیہ کی ہے۔ زر رہن مبلغ ایک ہزار روپیہ ہوگا۔ خواہشمند احباب میرے واسطہ سے یہ معاملہ کروا سکتے ہیں۔ فقط والسلام۔

مرزا بشیر احمد قادیان

بعدالت شیخ محمد حسین صاحب سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم شہر راولپنڈی

ہیرا سنگھ ولد چوہدری پال سنگھ ساکن دھمال تحصیل راولپنڈی

بنام

عزان ولد پیر بخش۔ غلام محمد ولد فضل ساکن جراحی تحصیل راولپنڈی

دعویٰ ۔ ۳۲۰

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی)

بنام غلام محمد ولد فضل ساکن جراحی تحصیل راول پنڈی۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں حسب درخواست و بیان حلفی مدعی کے پایا جاتا ہے۔ کہ تم دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۸ ۳/۲۵ کو عدالت ہذا میں واسطے جوابدہی کے حاضر کرو۔ ورنہ تمہارے برخلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ مورخہ ۱۴ ۲/۲۵

مہر عدالت — دستخط حاکم

بعدالت لالہ چونی لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سینیئر سب جج ضلع گورداسپور

اشتہار عام

عبدالحمید نابالغ ولد ڈاکٹر نور بخش ساکن قادیان مغلاں تحصیل بٹالہ برفاقت والد خود سائل۔

بنام

مستری محمد افضل ولد الطاف کریم ٹھیکہ دار ساکن قادیاں مغلاں تحصیل بٹالہ۔ حال گوجرانوالہ گھر جاکی۔ دروازہ محلہ تیلیاں مدعا علیہ

درخواست زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری کہ مدعی علیہ کے خلاف عدالت مقدمہ زیر دفعہ ۴۶۳ و ۴۶۵ و ۴۷۱ تعزیرات ہند دائر کرے۔

اشتہار عام

مقدمہ مندرجہ صدر میں چونکہ مستری محمد افضل مدعا علیہ مذکورہ بالا پر معمولی طریق سے تعمیل کوئی نہیں ہوسکتی ہے۔ اور پایا گیا ہے کہ وہ تعمیلی نوٹس سے عمداً گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار زیر مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مستری محمد افضل مدعی علیہ مورخہ ۱۷ ۳/۲۵ کو عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر آکر جواب دہی درخواست مذکورہ بالا نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ تحریر ۲۴ ۲/۲۵ مہر عدالت۔ دستخط حاکم

اپنی پیاری آنکھوں کی حفاظت کرو

اگر آپ کی پیاری آنکھوں میں کوئی بیماری کی شکایت ہو یا آئندہ آپ اپنی عزیز آنکھوں کو بیماری سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آپ فوراً رجسٹرڈ موتی سرمہ کا استعمال شروع کردیجئے۔ جو جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو تو بلا تامل اپنی قیمت واپس وصول کیجئے۔ ایک تولہ موتی سرمہ کی قیمت ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

صرف تین روز کے استعمال سے حیرت انگیز فائدہ۔ کثرت شہادتوں میں سے ایک تازہ شہادت ملاحظہ ہو۔ جناب عبدالغنی صاحب احمدی شیخ اور سیر بالا دانی ضلع بجنور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکا سرمہ موصول ہوا۔ ایک مریضہ پر استعمال کیا۔ بفضل خدا بہت مفید ثابت ہوا۔ گو اس نے ابھی تین روز ہی استعمال کیا۔ لیکن اسکے اثر کو محسوس کرکے اس نے فوراً ایک تولہ سرمہ کا آرڈر دینے کے لئے کہا۔ لہذا ایک تولہ سرمہ اور علیحدہ بذریعہ وی پی بھیجد

ملنے کا پتہ۔ منیجر کارخانہ موتی سرمہ رجسٹرڈ۔ نور بلڈنگ۔ قادیان

ضرورت ہے ایک احمدی دوست کو

ایک احمدی موٹر میکانک کی۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں بذریعہ ناظر صاحب امور عامہ۔ قادیان۔

قنوج سے

ہر قسم کی عطریات اور ہر قسم کے تیل خوشبودار عرقیات وغیرہ لوازمات نیا کو خوردنی وغیرہ بذریعہ وی پی طلب کرنے سے بھیجی جائیگی اور بجائے پارسل کے واسطے کچھ پیشگی آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت سے معاف فرمادیا۔

شیخ عبداللہ سعداللہ احمدی شہر قنوج

ضرورت ہے

دہلی۔ امرتسر۔ بمبئی کے ایسے احمدی تاجران جو تھوک مال فروخت کرتے ہوں۔ یا آڑھت کا کام کرتے ہوں ہم سے خط و کتابت کریں

المشتہر جنرل سپلائنگ ایجنسی۔ قادیان

مرہم عیسیٰ

ہر قسم کے زخموں جراحتوں چوٹوں جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑوں پھنسیوں ناسوروں ورموں خنازیر۔ سرطان۔ طاعون۔ گھاؤ۔ گنج۔ خارش بواسیر وغیرہ کیلئے باذن اللہ لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ متوسط عہ کلاں عہ علاوہ محصول ڈاک۔ حکیم نذیر حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ مبارک منزل نولکھا لاہور سے طلب کرو

قادیان کے نئے تحفے

احمدیت یا حقیقی اسلام عہ۔ براہین احمدیہ حصہ ۵ عہ۔ سیرت النبی مجلد عہ۔ سیرت المہدی مجلد عہ۔ مجربات نور الدین عہ۔ تحفہ امیر عہ۔ مجمع البحرین موتیوں کی لڑی ہر دو حصہ۔ قاعدہ یسرنا القرآن ۔ قرآن کریم آئینہ کمالات اسلام مجلد ۔ ازالہ اوہام مکمل ۔ احکام القرآن کیفیت وغیرہ۔ محقق ۔ کذابوں کا انجام ۔ جنگ مقدس ۔ شہادت مولوی نعمت اللہ خاں ۔

نصیر بک شاپ قادیان